رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی — Regd. No. L 5254

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
الفضل لاہور

فی پرچہ ۱؍ — یوم جمعہ

جلد ۳ | ۶ ہجرت ۱۳۲۸ھش | ۶ مئی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۰۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۵ ماہ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ لیکن تاحال آنکھوں میں تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ عام حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن حرارت اور تیزیٔ نبض بدستور ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دل ابھی اصل حالت پر نہیں آرہا۔ اس لئے خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔

تقسیم کشمیر کے متعلق وزرائے اعظم کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا

”اس قسم کی خبریں قطعاً غلط — اور — سراسر شرانگیز ہیں“

راولپنڈی ۵ مئی۔ حکومت پاکستان نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ نئی دہلی سے آئی ہوئی اس خبر کی پر زور تردید کی ہے کہ کشمیر کی قسمت کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اعظم کے درمیان انگلستان میں کوئی سمجھوتہ ہوگیا ہے جو تقسیم کے اصول پر مبنی ہے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کی خبریں نہ صرف غلط ہیں بلکہ سراسر شرانگیز بھی ہیں۔ حکومت پاکستان کو افسوس ہے کہ تقسیم کے متعلق متعدد واضح تردیدی بیانوں کے باوجود پاکستان سے نکلنے والے اخباروں میں بھی نئی دہلی سے آئی ہوئی ایسی غلط اور شرانگیز خبریں شائع ہوئی ہیں۔ پاکستان کے نزدیک کشمیر کے مسئلہ کا صرف اور صرف ایک ہی پر امن حل ہے اور وہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا انتظام ہے۔“

مشرقی افریقہ میں پاکستانی قونصل خانہ

کراچی ۵ مئی۔ حکومت پاکستان مشرقی افریقہ میں قونصل خانہ کھولنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ مسٹر لیاقت علی خاں کے انگلستان سے واپس آجانے پر اس بارے میں آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

۱۲ مئی کو برلن کی ناکہ بندی اٹھا دی جائیگی

لنڈن ۵ مئی۔ لنڈن۔ واشنگٹن۔ پیرس اور ماسکو سے ایک ساتھ اعلان کیا گیا ہے کہ اس مہینے کی ۱۲ تاریخ سے برلن کی ناکہ بندی اٹھا دی جائے گی۔ اس کے پہلے چاروں ملکوں کے وزراء خارجہ پیرس میں اکٹھے ہو کر تمام متعلقہ امور کے متعلق فیصلہ کریں گے۔

پٹ سن کے برآمدی کوٹہ پر نظر ثانی کا امکان

کراچی ۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جوٹ کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر حکومت پٹ سن کے برآمدی کوٹہ پر نظر ثانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگرچہ سنہ ۵۰-۱۹۴۹ء کی فصل کا آخری تخمینہ ابھی نہیں لگایا گیا ہے۔ لیکن بظاہر حالات یہی امید کی جاتی ہے کہ آئندہ فصل گذشتہ فصل کی نسبت بہت اچھی ہوگی۔ اور برطانیہ، فرانس اور اٹلی وغیرہ ممالک کے بڑھے ہوئے مطالبات کو کسی حد تک پورا کیا جا سکے گا۔

اگرچہ مشرقی پاکستان میں جوٹ مل وغیرہ نہیں ہیں لیکن جوٹ کی تجارت کو فروغ دینے کے سلسلے میں گذشتہ چند ماہ کے اندر بہت جدوجہد کا اظہار کیا گیا ہے۔ چنانچہ قیام پاکستان کے بعد سے اب تک جوٹ کے ۳۳ کاروباری ادارے قائم ہو چکے ہیں۔ جو جوٹ خرید نے۔ گانٹھیں تیار کرنے اور انہیں بیرونی ممالک میں بھیجنے کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

”سندھ“ نامی جہاز برطانیہ روانہ ہوگیا

کراچی ۵ مئی۔ پاکستانی بحری بیڑے کا ”سندھ“ نامی جہاز آج برطانیہ روانہ ہوگیا۔ برطانوی بندرگاہ کی گودیوں میں اس کی مرمت کی جائے گی۔ اس جہاز پر عملے کے علاوہ پاکستانی بحری بیڑے کے بعض افسران بھی برطانیہ گئے ہیں۔ ان میں سے بعض افسران تو اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں وہاں کچھ عرصہ قیام کریں گے اور کچھ ان دو تباہ کن جہازوں کے عملے میں شامل ہو جائیں گے جو برطانیہ سے پاکستانی بحری بیڑے کیلئے خرید کئے گئے ہیں۔ آجکل وہاں ان جہازوں کو ٹھیک ٹھاک کیا جا رہا ہے۔

کشمیر کی خاطر پٹھان ایک بار پھر اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہیں

ہائی سکول کی رسم افتتاح کے موقعہ پر خان عبد القیوم خان کی تقریر

پشاور ۵ مئی۔ ضلع کوہاٹ میں ایک ہائی سکول کا افتتاح کرتے ہوئے سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خاں نے کہا۔ صوبہ سرحد میں جب سے مسلم لیگی وزارت قائم ہوئی ہے اس وقت سے سکولوں کی تعداد پہلے کی نسبت دس فیصدی بڑھ گئی ہے۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ طلباء مختلف سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ صوبے میں تعلیمی ترقی پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ حکومت تعلیمی ضرورتوں پر سب سے زیادہ توجہ دے رہی ہے۔ چنانچہ عنقریب تعلیمی سکیموں کے بروئے کار آجانے پر صوبے بھر میں سکولوں کا جال بچھ جائیگا۔ جاگیریں ختم کرنے اور اوقاف کے انتظام میں تبدیلیاں کرنے سے جو تیس لاکھ روپے کی بچت ہوگی۔ اس کا زیادہ حصہ سکولوں کالجوں کی ترقی اور یونیورسٹی کے قیام پر صرف کیا جائے گا۔

اس سے قبل ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے خان عبد القیوم خان نے کہا۔ پٹھان خلوص دل سے چاہتے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعہ حل کیا جائے۔ لیکن اگر حالات خراب ہو گئے تو وہ ایک بار پھر حق و انصاف کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ ہندوستان نے استصواب سے متعلق جو وعدے کئے تھے وہ اب ان سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ دراصل رائے شماری کے نتیجے کے متعلق جو زبردست خدشات اسے لاحق ہیں وہ اسے پیہم وعدہ خلافیوں پر مجبور کر رہے ہیں۔

شرق اردن کی نئی کابینہ

قاہرہ ۵ مئی۔ شرق اردن کی نئی کابینہ کی تشکیل پر جس میں تین فلسطینی عرب بھی شامل ہیں۔ یہاں کے عرب حلقوں میں بہت حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے شاہ عبد اللہ کی فلسطین کو ہضم کر جانے کی خواہش بے نقاب ہو کر رہ گئی ہے۔ نیز اگلا ۷ مئی کو ترکی جانا بھی اسی بات کے پیش نظر ہے کہ عظیم تر شام کے سلسلے میں ترکیہ کی حمایت حاصل کی جائے۔

مختصر لیکن اہم

کابل ۵ مئی۔ کابل ریڈیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ صلاح الدین سلجوقی نے جو پاکستان کے افغانی سفارتخانے میں کونسلر تھے دفتر خارجہ میں اپنے عہدے سے استعفا دیدیا ہے۔

نئی دہلی ۵ مئی۔ ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ مسٹر کیسکر نے کہا ہے کہ ہندوستان کی شمال مشرقی سرحد دفاع کے سلسلے میں بہت اہمیت اختیار کر گئی ہے اس کی وجہ برما اور چین کے حالیہ واقعات ہیں۔

حیدرآباد (دکن) ۵ مئی۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے اعلان کیا ہے کہ اگلے ماہ سے اردو کی بجائے ہندوستانی ذریعہ تعلیم ہوگی جو فارسی اور دیوناگری رسم الخط میں لکھی جائے گی۔

کراچی ۵ مئی۔ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر یوسف خٹک نے ایک سرکلر کے ذریعہ مسلم لیگ کی تمام صوبائی شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں سے مرکز کو مطلع رکھنے کیلئے باقاعدہ ماہوار رپورٹ بھیجا کریں۔

قاہرہ ۵ مئی۔ کل رات مصری پارلیمنٹ نے مارشل لاء کی میعاد میں ایک سال کی مزید توسیع کی اجازت دیدی ہے۔ توسیع کے حق میں ۱۴۶ اور اس کے خلاف سات ووٹ تھے نیز معلوم ہوا ہے کہ پریس پر سنسر کی موجودہ پابندیوں میں کسی قدر تخفیف کر دی جائے گی۔

کراچی ۵ مئی۔ گذشتہ ایک ہفتے کے دوران کراچی شہر میں ایک سو سائیکلیں چوری ہو جانے کی اطلاع ملی ہے۔ خیال ہے کہ ایک منظم گروہ شہر کے مختلف حصوں میں گشت لگا رہا ہے جو سائیکلیں چرانے میں خاص مہارت رکھتا ہے۔ پولیس اس گروہ کا پتہ لگانے میں مصروف ہے۔

لاہور ۵ مئی۔ حکومت مغربی پنجاب نے لائلپور اور منٹگمری کے اضلاع میں ۲۲۰ کواپریٹو فارم کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر اسمیں کامیاب ہوئی تو اسی قسم کے فارم دوسرے اضلاع میں بھی کھولے جائیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا — ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

خیرسگالی اور یک جہتی کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کیجئے

حکومت مغربی پنجاب کی اپیل

لاہور ۵ رمئی۔ حکومت مغربی پنجاب نے اخبارول، فلم پروڈیوسروں اور کتابوں اور پمفلٹ وغیرہ کے ناشرین سے اپیل ہے کہ دسمبر ۱۹۴۸ء میں نئی دہلی بین المستعمراتی معاہدہ کی روشنی میں دونوں حکومتوں کے درمیان خیرسگالی اور یک جہتی کی فضا پیدا کرنے میں مدد دیں۔ حکومت کو اطمینان ہے کہ معاہدہ کے وقت سے دونوں حکومتوں کے اخبارات کا لہجہ کس قدر سلجھ گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ احساس بھی ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ابھی مزید دوستی کی کافی گنجائش موجود ہے۔

تمام متعلقہ اشخاص کی توجہ دسمبر ۱۹۴۸ء میں نئی دہلی میں منعقدہ بین المستعمراتی کانفرنس میں طے شدہ معاہدہ کے متعلق حسب ذیل اقتباس کی طرف دلائی جاتی ہے۔

(۱) دونوں حکومتیں اس امر پر متفق ہیں کہ ہر ممکن کوشش کی جائے۔ کہ ہر حکومت کے اخبارات

(الف) دوسری حکومتوں کے خلاف کوئی پروپیگنڈا نہیں کریں گے۔

(ب) ایسی مبالغہ آمیز خبروں کو نہ چھاپا جائے جن سے کسی ایک حکومت کے عوام یا عوام کی کسی ایک جماعت کے دلوں میں اشتعال یا خدشہ یا بے چینی پھیلتی ہو۔

(ج) ایسے مواد کی اشاعت نہیں کی جائے گی۔ جس سے ایک حکومت کی دوسری حکومت کے خلاف اعلان جنگ کی حمایت یا دونوں حکومتوں کے مابین جنگ کی تجویز کا امکان پایا جائے۔

پاکستان اور ہندوستان کو یا ان کے حصول کو (جن میں ایک طرف مشرقی بنگال اور دوسری طرف مغربی بنگال یا آسام یا کوچ بہار یا تریپورہ کا علاقہ ہے) ایک دوسرے میں مدغم کرنے سے متعلق پروپیگنڈہ کا تدارک کیا جائے گا۔ لفظ "پروپیگنڈہ" سے مراد کسی ایسی تنظیم سے بھی ہے۔ جو مذکورہ مقصد کے لئے قائم کی جائے۔

زندگی

کھو دیا تھا اہلِ بینش نے سراغِ زندگی
رکھ دیا تو نے سرِ جادہ چراغِ زندگی

تھا قنوطیت کے دشتِ خار میں اسلام گم
تو نے سینچا ہے رجائیت کا باغِ زندگی

یاس کا پیکر بنے تھے ساقیانِ بزمِ جم
تھا مئے امید سے خالی ایاغِ زندگی

روح مردہ قلب افسردہ شکستہ حوصلہ
زندگی تھی بندۂ مومن کی داغِ زندگی

ہے مسیحا کی صدا تنویرؔ وہ جس نے کہ پھر
کوتہ ارمانوں کو بخشا ہے فراغِ زندگی

مسٹر لیاقت علی خان کی وزیر اعظم ایٹلی سے ملاقات

افغانستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات پر گفتگو کی گئی

لنڈن ۵ رمئی۔ آج ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ میں وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان اور مسٹر ایٹلی کے درمیان ایک طویل اور خفیہ ملاقات ہوئی۔ گو کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن سمجھا جاتا ہے۔ کہ یہ ملاقات افغانستان کے ساتھ تعلقات کے سلسلے میں تھی۔ یہاں امید کی جاتی ہے۔ کہ جلدی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

سمجھا جاتا ہے کہ کابل میں حالیہ پروپیگنڈے کی وجہ معاشی دباؤ ہے۔ قدرتی امر ہے۔ کہ افغان تجارت کی نقل و سہولت کا دارومدار بڑی حد تک حکومت پاکستان کی خیرسگالی اور اشتراک پر ہے اس ملاقات کے بعد مسٹر لیاقت علی خان ارلز کورٹ میں برطانوی صنعتی نمائش میں پاکستان کے اسٹال پر گئے۔ اس کے بعد ان کو اپنے ہم مہمانوں سے دوپہر کے کھانے پر ملنا تھا۔ جو کلرج میں مدعو تھے۔ ظہرانہ پر مسٹر لیاقت علی خان کے مہمان سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر نوئیل بیکر وزیر خارجہ۔ مسٹر بیون اور مسٹر اے۔ ڈی الگزینڈر تھے۔ اس موقعہ پر بہت سے موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ (اسٹار)

یروشلم کے قریب عربوں اور یہودیوں میں لڑائی

تل ابیب ۵ رمئی۔ یروشلم کے قریب پھر گولیاں چلیں اور دھماکے ہوئے معلوم ہوا ہے کہ یہودی دستوں اور باقاعدہ عرب فوجوں میں جو ریلوے لائن کے ساتھ صلح نامہ کی تعین کردہ حد بندی پر یہودیوں کی پیش قدمی کو روک رہے ہیں تصادم ہو گیا۔ اسرائیلی فوجوں نے اسکیم کے مطابق تمام چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ (اسٹار)

لاہور میں طیارہ گر کر ٹوٹ گیا

لاہور ۵ رمئی۔ شمالی ہند فلائینگ کلب کے مسٹر عطاء اللہ خان کل معجزانہ طریق پر بچ گئے، جبکہ ایک آسٹین طیارہ جس کو وہ چلا رہے تھے والٹن کے ہوائی مستقر لاہور پر اترا۔ اور بالکل تباہ ہو گیا۔ تفصیلات جواب حاصل ہو سکی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسٹر عطاء اللہ کل پونے آٹھ بجے صبح جہاز لے کر روانہ ہوئے اور آدھ گھنٹے تک ایروڈروم (فضائی مستقر) کے چاروں طرف پرواز کی۔ اس کے بعد وہ مستقر سے چلے گئے۔ اور نیچی پرواز کر رہے تھے۔ کہ ان کا طیارہ تاجپور گاؤں کے ایک مکان کی چھت سے ٹکرایا۔ جس کے نتیجے میں طیارہ کا نچلا حصہ گر پڑا۔ ۹ بجے صبح کلب کے حکام نے جہاز کو بغیر نچلے حصے کے پرواز کرتے دیکھا فضائی مستقر کے کئی ایک چکر لگانے کے بعد انہوں نے جہاز کو اتارنے کی کوشش کی۔ اور جونہی جہاز زمین سے لگا۔ وہ جہاز سے کود گئے۔

اس کی اطلاع شہری پرواز کے ڈائریکٹر جنرل کراچی کو ارسال کر دی گئی ہے۔ جن کی ہدایت پر کوئی قدم اٹھایا جائے گا۔ (اسٹار)

عربوں کے ساتھ مصر کی تجارت

دمشق ۵ رمئی۔ یہاں کے تجارتی حلقوں میں اطلاع ملی ہے۔ کہ مصری حکومت عربوں کے ساتھ مصری تجارت کو ترقی دینے کے لئے مختلف عرب ریاستوں کے نمائندوں کو ایک کانفرنس میں مدعو کرنے کی تجویز کر رہی ہے (اسٹار)

ہوائی سفر کے کرایہ میں کمی

قاہرہ ۵ رمئی۔ مصر ایر لائن کے جنرل مینجر نے اسٹار کو بتایا۔ کہ ۱۰ رمئی کو شروع ہونے والی بین الاقوامی ایر ٹرانسپورٹ کانفرنس میں کا مقصد ہوائی سفر کے کرائے میں کمی کرانا ہو گا۔ اور بالآخر دوم درجہ کا قرار دینا ہے۔ اس کے لئے دنیا کی بہت سی فضائی کمپنیاں حامی ہیں۔ (اسٹار)

پاکستان میں مشترکہ سرمایہ کی ۵۱۵ کمپنیاں موجود ہیں

کراچی ۵ رمئی۔ ۱۹۴۸ء میں پاکستان میں جس میں بہاولپور بھی شامل ہے۔ مشترکہ سرمایہ کی ۵۱۵ کمپنیاں درج رجسٹر کی گئیں۔ جن کا مجموعہ سرمایہ منظور شدہ ۶۸۵۲ لاکھ روپیہ تھا۔ یہ معلومات ان اعداد و شمار سے حاصل ہوئی ہیں۔ جو محکمہ تجارتی اطلاعات و اعداد و شمار حکومت پاکستان نے مرتب کئے ہیں۔ مشرقی بنگال میں سب سے زیادہ کمپنیاں قائم ہوئیں۔ یعنی ۲۱۳ جن کا مجموعی منظور شدہ سرمایہ ۱۴۷۳ لاکھ روپیہ تھا۔ سندھ کا دوسرا نمبر رہا۔ جہاں ۱۷۴ کمپنیاں قائم ہوئیں۔ جن کا مجموعی منظور شدہ سرمایہ ۱۹۷۲ لاکھ روپیہ تھا۔ مغربی پنجاب میں ۱۲۱ کمپنیاں قائم ہوئیں جن کا مجموعی منظور شدہ سرمایہ ۱۰۵۰۶ لاکھ روپیہ تھا۔ باقی کمپنیاں صوبہ سرحد اور بلوچستان میں قائم ہوئیں۔

کل جتنی کمپنیاں رجسٹرڈ کی گئیں۔ ان میں سے ۷۲ سفری اور نقل و حمل کی کمپنیاں تھیں۔ جن کا مجموعی منظور شدہ سرمایہ ۹۵۵ لاکھ روپیہ تھا۔ ۲۴۷ تجارتی اور صنعتی کمپنیاں تھیں۔ جن کا مجموعی منظور شدہ سرمایہ ۴۵۶۴ لاکھ روپیہ تھا۔ ۷۲ مل اور پریس (گانٹھیں باندھنے کے کارخانے) تھے۔ جن کا مجموعی منظور شدہ سرمایہ ۱۹۲۳ لاکھ روپیہ تھا۔ اور ۲۷ ہوٹل۔ تھیٹر اور تفریحی کمپنیاں تھیں۔ جن کا مجموعی منظور شدہ ۷۹ لاکھ روپیہ تھا۔

(وزارت تجارت و تعمیرات (محکمہ تجارتی اطلاعات و اعداد و شمار)

نوجوان شامیوں کے لئے جبری تعلیم

دمشق ۵ رمئی۔ اگلے تعلیمی سال کے شروع ہونے پر جبری ابتدائی تعلیم نافذ ہو جائے گی۔ وزارت تعلیم اس سلسلہ میں ضروری قدم اٹھا رہی ہے۔ تاکہ سکول بڑھتی ہوئی تعداد کو داخل کر سکے (اسٹار)

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۶ مئی سنہ ۱۹۴۹ء

اے بسا آرزو......

معاصر تسنیم کے پاکستان گرد صاحب نے ربوہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"ایک بہت ہی متوازن الذہن رفیق نے جلسہ اور تقریر کے متعلق رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بالکل خالی الذہن ہو کر جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔ اور میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ آج سے دس سال پہلے میں نے قادیان کا جو جلسہ دیکھا تھا۔ اسکے مقابلہ میں ربوہ کا جلسہ انحطاط کی گواہی دیتا ہے۔ یہاں صاف محسوس ہو رہا ہے۔ کہ تحریک انحطاط کی طرف جا رہی ہے۔"

اس بات کو جانے دیجئے کہ یہ رفیق محترم چنیوٹ میں ایک جلسہ میں اسلامی دعوت کے لئے تشریف لے گئے تھے جو مسلم لیگیوں نے بپا کیا تھا۔ مگر جس کے مقررین زیادہ تر احراری تھے۔ اس امر کو بھی نظر انداز کر دیجئے۔ کہ جلسہ چنیوٹ کا جو نقشہ پاکستان گرد نے کھینچا ہے۔ جس کا حوالہ ہم الفضل کی کسی گزشتہ قریبی اشاعت میں دے چکے ہیں کتنا کامیاب جلسہ تھا۔ اس بات کو بھی سامنے نہ لائیے۔ کہ پاکستان میں دوسرے مسلمانوں کی آبادی کے مقابلہ میں احمدیوں کی آبادی کتنی ہے۔ اور یہ چیز بھی بھول جائیے کہ جلسہ چنیوٹ جس کی حیثیت محض ایک تماشہ کی تھی۔ اس میں ربوہ کے مقابلہ میں کتنے حاضرین تھے۔ لیکن پاکستان گرد کے ان نہایت متوازن الذہن رفیق کا موازنہ ملاحظہ فرمائیے۔ اور آپ نے اس سے جو نتیجہ نکالا ہے اس پر غور کیجئے۔

ان کا استدلال یہ ہے کہ چونکہ آج سے دس سال پہلے جو احمدیوں کا جلسہ سالانہ انہوں نے قادیان میں دیکھا تھا۔ اس میں حاضری موجودہ ربوہ کے جلسہ کی حاضری سے زیادہ تھی۔ اسلئے ثابت ہوا کہ تحریک احمدیت انحطاط کی طرف جا رہی ہے۔ خدا جانے یہ اصول آپ نے قرآن کریم سے نکالا ہے یا کسی حدیث سے یا کسی یونانی پرانے حکیم کی کتاب سے پڑھا ہے اور یا دور حاضر کے کسی ماہر اعداد و شمار سے سیکھا ہے۔ ہم ٹھیک معلوم نہیں کر سکتے۔ ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ یہ بات آپ کو بالکل خالی الذہن ہونے کی برکت سے حاصل ہو گئی ہو۔ ہم نے اغلب اس لئے کہا ہے کہ قرین قیاس بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ اگر بالکل خالی الذہن نہ ہو جاتے۔ تو آپ کے سامنے جلسہ ربوہ میں دس سال پہلے کے جلسہ سے کم حاضری ہونے کی مادی وجوہات ضرور حاضر ہو جاتیں۔

علم نفسیات کے رو سے اصل بات یہ ہے۔ کہ انسان کے ذہن پر بعض اوقات ایسا عالم چھا جاتا ہے کہ انسان اسکو بالکل خالی سمجھ لیتا ہے۔ حالانکہ اس عالم میں بھی وہ خالی نہیں ہوتا۔ اور بعض خواہشات نہایت باریک چالوں سے اپنا عمل کر رہی ہوتی ہیں۔ اقبال نے اس حقیقت کو کس قدر ایک دوسرے پہلو سے اپنے اس شعر میں واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ ؎

بہت باریک ہیں واعظ کی چالیں
لرز جاتا ہے آواز اذاں سے

بعینہ اقبال کے اس واعظ کی طرح بعض خواہشات بھی آدمی کو اپنی باریک چالوں سے دھوکہ دے جاتی ہیں۔ اور بظاہر تو یہ کرتی ہیں۔ کہ ہم ذہن میں موجود نہیں ہیں۔ مگر ہوتی موجود ہیں۔ اگر ہم پاکستان گرد کے اس متوازی الذہن رفیق کے استخلاص کے ذہن کا تجزیہ کریں۔ تو شاید اس طرح ہو گا۔ کہ آپ کے ذہن کی کہیں تحت الشعوری گہرائیوں میں جو آپ کے شعور کی نگاہ سے پوشیدہ ہوں گی۔ یہ خواہش مضطرب ہو گی کہ کاش جماعت احمدیہ انحطاط پذیر ہو جائے تو ممکن ہے اسلامی جماعت کے داعیوں کو بھی کبھی ایسا موقعہ نصیب ہو جائے۔ کہ انہیں احراریوں کے ٹھٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں کو دیکھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ اور اس قسم کے ناکام مخلوط جلسوں سے نجات مل جائے۔ جس طرح کا چنیوٹ میں ہوا۔ یا اسلامی جماعت کے ان جلسوں میں جماعت احمدیہ کے جلسوں کی طرح حقیقت کا رنگ آ جائے۔ جس میں جماعت کے ممبر تو برائے نام ہوتے ہیں۔ مگر ہمدردان جماعت کے علاوہ لاہور سیالکوٹ۔ کراچی وغیرہ کے تماشہ پسند لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگ جاتے ہیں۔ ؎

جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو
اک تماشہ ہوا گلہ نہ ہوا

اگر آپ بالکل خالی الذہن نہ ہوتے۔ اور اس قسم کی کسی باریک در باریک خواہشات نے آپ کے شعور سے آنکھ بچا کر آپ کے ذہن پر قابو نہ پا لیا ہوتا۔ تو قادیان کے دس سال پہلے کے جلسہ کا جلسہ ربوہ سے موازنہ کرتے وقت یقیناً آپ کے ذہن میں وہ تمام حالات ایک ایک کر کے حاضر ہو جاتے۔ جن حالات میں جلسہ ربوہ منعقد کیا گیا تھا۔

پاکستان گرد صاحب نے ربوہ کے جلسہ کی حاضری کا اندازہ ۱۲۰۰۰-۱۴ ہزار لگایا ہے۔ دراصل حاضری ۱۷-۱۸ ہزار تھی۔ آپ کا اندازہ اس لحاظ سے درست ہے کہ شاید اس وقت پنڈال میں اتنے ہی آدمی موجود ہوں۔ علاوہ ازیں مستورات کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ تھی۔ جو بات اندازہ لگاتے ہوئے پاکستان گرد صاحب کے ذہن میں شاید نہ آئی ہو۔ خیر تو جلسہ ربوہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد ۱۷-۱۸ ہزار تھی۔ یہ تعداد کھانے کی پرچیوں سے شمار کی گئی ہے۔ حالانکہ ایسے لوگوں کی بھی ایک خاصی تعداد تھی۔ جو لنگر سے کھانا نہیں لیتے تھے۔

جلسہ سے پہلے ہمارا تخمینہ تھا کہ ۸-۱۰ ہزار سے زیادہ احمدی نہیں آئیں گے۔ اسی وجہ سے کھانے کے انتظام میں نقائص رہ گئے تھے۔ ہمارے تخمینہ کی مادی وجوہات حسب ذیل تھیں

(۱) جلسہ میں صرف مغربی پاکستان کے لوگ شمولیت کر سکیں گے۔ سفر کی دقتوں کی وجہ سے مشرقی پاکستان انڈین یونین۔ بیرون برعظیم ہند کے احمدی شامل نہیں ہوں گے۔

(۲) ایک غیر آباد جگہ میں ہو رہا ہے جہاں رہائش کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہو سکے گا۔

(۳) عین فصل کی کٹائی کے شروع ایام میں زیادہ لوگ نہیں آ سکیں گے۔

(۴) گرمی کی وجہ سے شاید بچے عورتیں اور بعض نازک طبع لوگ بھی نہیں آئیں گے۔

(۵) ایسٹر کی تعطیلات کرسمس کی تعطیلات سے کم ہونے کی وجہ سے دور دراز کے ملازمت پیشہ لوگ بھی کم تعداد میں شامل ہوں گے۔

(۶) گزشتہ واقعات کی وجہ سے لوگ پریشان حالی میں ہیں۔

ہم نے انہیں اور بعض اسی قسم کی دیگر وجوہات کی بناء پر تخمینہ لگایا تھا کہ ۸-۱۰ ہزار کی حاضری جلسہ میں ہو سکے گی۔ اگر پاکستان گرد صاحب کے رفیق کے ذہن میں بھی اتنی باتیں جائزہ کرتے وقت یا قادیان کے دس سال پیشتر کے جلسہ سے موازنہ کرتے وقت موجود ہوتیں۔ تو شاید ان کی اس باریک در باریک خواہش کا اتنا اثر نہ ہوتا۔ اور آپ کھلم کھلا اس کا اظہار احمدیہ تحریک کے انحطاط کا فتوےٰ دے کر نہ کر دیتے۔ مگر یہ باتیں تو صرف ہمارے پیش نظر تھیں۔ اگر موازنہ کرنے والے دوست غور کرتے تو ان کے لئے تو موازنہ کرتے وقت اور بھی کئی وجوہات سامنے آ سکتی تھیں۔ مشکل یہ ہوئی۔ کہ آپ نے بالکل خالی الذہن ہو کر موازنہ کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مندرجہ بالا وجوہات کے علاوہ یہ وجہ بھی ہو سکتی تھی۔ کہ خاص قادیان میں احمدیوں کی آبادی ۱۲-۱۵ ہزار کی تھی۔ جن کو باہر سے نہیں آنا پڑتا تھا۔ لیکن جلسہ پر وہ بھی باعث رونق ہوتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت ربوہ میں نہیں تھی۔ پھر قادیان میں جماعت سے تعلق نہ رکھنے والے دوست بھی بوجوہات خاص تعداد میں آ جایا کرتے تھے۔ ربوہ میں ایسے دوستوں کی آمد غیر متوقع ہی نہیں بلکہ ناممکن سی تھی۔ پھر قادیان کے ارد گرد بہت سے احمدی گاؤں تھے۔ جو بغیر اخراجات کے شامل ہو سکتے تھے۔ یقیناً ان میں سے غربا تو خدا جانے اب کہاں کہاں بیچارے سر چھپائے بیٹھے ہوں۔ ان کی شمولیت کی امید رکھنا بھی بعید از قیاس تھا وغیرہ وغیرہ۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستان گرد صاحب اپنے متوازن الذہن رفیق کو سمجھائیں گے۔ کہ وہ آئندہ خالی الذہن ہو کر جائزہ نہ لیا کریں۔ اور خود بھی اپنے اس رفیق کے جائزوں پر اتنا اعتبار نہ کر لیا کریں۔

ہم آخر میں پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ باریک در باریک خواہشات بعض وقت انسان کو سخت دھوکہ دیتی ہیں۔ ان کا بالکل استیصال ناممکنات سے ہے۔ اس لئے ہم پاکستان گرد اور ان کے رفیق کو معذور بھی سمجھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ربوہ جیسی وادی غیر ذی زرع میں مومنین مخلصین کا اتنا بڑا عظیم الشان اجتماع دیکھ کر عقل کا بوکھلا جانا اور خالی الذہن ہو جانا کچھ بھی تعجب خیز نہیں۔ اور قرآن کریم کی اس عظیم الشان سچائی کا پھر ایک بار نمایاں ہو جانا عین فطری بات ہے۔

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین

اس لئے یقین ہے کہ محترم پاکستان گرد کے محترم رفیق جائزہ لیتے وقت اور تحریک احمدیہ کے انحطاط کا فتوےٰ لگاتے وقت اسی سچائی کا شکار ہوئے ہیں۔ اور وہ اس میں تنہا نہیں۔ آپ سے پہلے بھی بڑے بڑے معاندین نے ہزاروں بار ایسے غلط جائزے لئے ہیں یا دش بخیر مولوی محمد حسین بٹالوی سے لے کر آپ کے حلیف مجلس احرار کے چھوٹے سے چھوٹے لیڈر تک نعرے لگاتے رہے ہیں۔ کہ "ہم نے مٹا دیا"۔۔۔ مگر ہمیشہ خود ہی مٹتے رہے۔

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

مکتوب پیرس

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

فرانس میں تبلیغ اسلام

(از مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب مجاہد فرانس)

متعصب مدعیان تثلیث نے توحید کے حقیقی علمبردار اسلام کو مغرب میں ایسے غلط رنگ اور گھناؤنی شکل میں پیش کیا ہے کہ اہل مغرب نسلوں سے اس صداقت کی حقیقت سے ناواقف ہیں بلکہ اس کے برخلاف ایسے بے بنیاد جھوٹے نظریات کے قائل ہیں کہ جن سے اسلام کو کوئی تعلق و نسبت نہیں۔ اہل مغرب جو ویسے ہی مذہب سے انتہائی طور پر باغی ہو چکے ہیں اسلام کے خلاف بعید از قیاس پراپیگنڈا کی وجہ سے صرف مخالف ہی نہیں بلکہ اسلام کے خلاف عموماً نفرت کا رویہ رکھتے ہیں۔ لیکن یہ سادہ لوح عوام اس سلسلہ میں بہت حد تک معذور ہیں۔ ان کا اپنا مذہب اغلاط اور غلط نظریات سے روایتی طور پر اس قدر بگڑ چکا ہے کہ جو ان کے لئے مذہب کے خلاف انتہائی ردعمل اور بغاوت کا باعث ہوا ہے تو پھر اگر متعصبانہ غلط روایات کی وجہ سے انہیں اسلام کے خلاف اس قدر نفرت و مخالفت ہے تو اس کی ذمہ داری اس قدر ان پر نہیں بلکہ اس کا اصل باعث وہ دجالی تعصب ہے کہ جس نے اسلام کی حسین تصویر اس قدر سیاہ رنگ میں یہاں پیش کر رکھی ہے لیکن خدائی وعدہ کے مطابق اس زمانہ میں اسلام کے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا مقدر تھا۔ چنانچہ اسلام کا روشن چہرہ آج احمدیت جیسی حقیقی اسلام کے خدام کے ذریعے اہل مغرب پر ظاہر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ادنیٰ سعی قبول فرمائے اور اپنے اسلام اور اپنے پیارے سید و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی خاطر ان کی نصرت فرمائے۔

پیرس کی دیواروں پر

احباب گذشتہ ماہ کی رپورٹ میں ملاحظہ فرما چکے ہوں گے کہ اسلام کے خلاف غلط نظریات اور تاثرات کے ازالہ کی غرض سے یہاں ایک سلسلہ تقاریر بفضلہ تعالیٰ شروع ہے۔ یہ سلسلہ تقاریر ہنگامی طور پر مجھے شروع کرنا پڑا۔ اس لئے کہ ایسی علمی و ادبی تقاریر اور اجلاس یہاں عموماً جون تک منعقد ہوتے ہیں۔ کیونکہ جون سے اکتوبر تک لوگ موسمی تعطیلات کے لئے کثرت سے باہر چلے جاتے ہیں۔ ان مہینوں میں پیرس مقامی لوگوں سے بالکل خالی ہو جاتا ہے اور اکثر دوسرے ممالک کے لوگ ہی ان دنوں یہاں نظر آتے ہیں جو ان مہینوں میں پیرس کی مخصوص دلچسپیوں کی خاطر ہی آتے ہیں نہ کہ کسی سنجیدہ غرض کے لئے۔ اس لئے یہ سلسلہ تقاریر مجھے جون تک ختم کرنا تھا۔ چنانچہ اسے ہنگامی طور پر شروع کرنے کی وجہ سے گو اور انتظام تو بفضلہ تعالیٰ مکمل ہو سکے لیکن یہ خواہش تھی کہ ان تقاریر کا اعلان پیرس میں پوسٹر کے ذریعہ بھی کیا جائے ... کی تعمیل جلدی میں نہ کر سکا۔ لیکن اس ماہ کے دوران میں ایک پوسٹر اسی غرض کے لئے طبع کرایا گیا جو پیرس کے متعدد مختلف مقامات اور پبلک جگہوں پر لگوایا گیا۔

اس پوسٹر کے ذریعہ جہاں تقاریر کا اعلان اور اجلاس میں آنے کی دعوت عامہ پیش کرنا مدنظر تھا وہاں یہ بھی کہ اس بہانہ سے اس امر کی کثرت سے اشاعت ہو سکے کہ اسلام اب اپنی حقیقت و صداقت کے ساتھ اہل یورپ کے سامنے پیش ہونا چاہتا ہے۔ اس پوسٹر پر تبلیغی رنگ میں حسب ذیل مفہوم پر مشتمل شامل کر دیئے گئے۔

اسلام ہنوز بعض وجوہ کی بناء پر بعض عیسائی مصنفین کے ذریعہ اہل مغرب کے سامنے نہایت غلط طریق پر پیش کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اسلام کو اس حقیقی رنگ میں پیش کرنے کی غرض سے حسب ذیل سلسلہ تقاریر شروع کیا جا رہا ہے۔ ان تقاریر میں اسلام کے خلاف عمومی اعتراضات اور اس کی واقعی تعلیم اور صداقت بیان کی جائے گی۔ یہ دعوت حق پسندوں کے نام ہے کہ تا وہ اس حقیقت و صداقت سے آشنا ہوں ...

یہ پوسٹر پیرس میں پبلک مقامات کے علاوہ پیرس کی مرکزی یونیورسٹی میں۔ یونیورسٹی کی اسلامیات اور مستشرقیات کی درسگاہوں میں۔ قانون و جغرافیہ عالم کے تعلیمی اداروں میں اور مختلف السنہ کے تعلیمی اداروں میں۔ بڑی بڑی پبلک لائبریریوں میں اور ان کے علاوہ اسلامی اور مشرقی علوم کے کتب فروشوں کی دوکانوں پر لگوائے گئے۔ چنانچہ پوسٹر کے ذریعہ پیرس کی دیواروں پر اور متعدد مقامات پر اسلام کی صداقت و حقیقت کے اعلان کی سعی کی گئی۔ خدا تعالیٰ خود ہر وسعت و عظمت کے ساتھ ان ظلمتوں سے اس نور کی اشاعت فرمائے۔ آمین۔

پوسٹر کے علاوہ ہینڈ بل کی صورت میں یہ پروگرام مذکورہ بالا بعض جگہوں پر تقسیم کر دیا گیا۔

عیسائیت اور دیگر مذاہب

ماہ مارچ کا پہلا لیکچر "عیسائیت اور دیگر مذاہب اسلام کی نظر میں" کے موضوع پر تھا۔ اس موقعہ پر ابتداءً اسلام کی یہ فضیلت پیش کی کہ صرف اسلام ہی ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر نسل اور ہر ملک میں انبیاء مبعوث فرمائے ہیں۔ چنانچہ اہل اسلام کی نظر میں بہ خلاف دوسرے پیروان مذاہب کے تمام انبیاء اور کتب الہامی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھیں۔ گو زمانہ کے دست برد کی وجہ سے نہ وہ الہامی کتب ہی اپنی اصل شکل میں باقی رہی ہیں اور نہ ہی ان انبیاء علیہم السلام کی تعلیم۔ اس سلسلہ میں اول بعض الہامی کتب۔ بائیبل عہد نامہ قدیم و جدید وید وغیرہ کتب پر تنقید کرتے ہوئے ان کے مقابل پر خدا کی ہمیشہ زندہ وحی قرآن مجید کو پیش کیا اور یہ ثابت کیا کہ خدائی وعدہ و حفاظت کے ماتحت صرف قرآن مجید ہی زندہ اور محفوظ الہامی کتاب ہے یہ دو باتوں کو ثابت کرتا ہے کہ اولاً یہ کتاب واقعی خدا کی طرف سے تھی اور دوسرے یہ کہ آئندہ زمانوں کی راہنمائی صرف اور صرف اسی کتاب کے ذریعہ مقدر تھی۔

تقریر کے دوسرے حصہ میں مختلف مذاہب کی تعلیم اسلامی تعلیم کے مقابل پر پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ دیگر مذاہب کی نامکمل اور بگڑی ہوئی تعلیم کیونکر آج اس دنیا کی راہنمائی کر سکتی ہے۔ دنیا کی واقعی راہنمائی مکمل اور زندہ تعلیم ہی کر سکتی ہے یعنی اسلام۔ تقریر کے آخر میں اس دعویٰ کی تائید میں کہ دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ کا چیلنج دیگر مذاہب اور عیسائیت کے نام پیش کیا۔ کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اور کیا کوئی اور مذہب بھی آج وہ پھل پیش کرتا ہے کہ جس کا دعویٰ ہر مذہب کرتا ہے یقیناً اور ہرگز نہیں۔ صرف اسلام کا شجر باثمر ہی ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ روحانی پھل دے رہا ہے اور دیتا رہے گا کہ جس کے بغیر روحانی زندگی ناممکن ہے اور زندہ مذہب کا ادعا دعویٰ بے ثبوت ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت مبارکہ پیش کرتے ہوئے یہ کہا کہ آج آپ کی بعثت اسلام کی زندگی کا سب سے بڑا ثبوت ہے اور وہ دن دور نہیں کہ جب یورپ اسلام کی اس زندگی کا قائل ہی نہ ہوگا بلکہ وہ زندگی کے اس سرچشمہ سے خود بھی زندگی حاصل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس تقریر کا موضوع چونکہ زیادہ وسیع تھا اس لئے تقریر خلاف معمول ایک گھنٹہ کی بجائے ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ حاضری پہلے لیکچر کی نسبت بفضلہ تعالیٰ زیادہ تھی۔ تقریر کے بعد بعض سامعین نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بعض سوالات کئے اور بعض نے تفصیلی معلومات حاصل کرنے کی خواہش کی۔

اسلام اور عورت

ماہ زیر رپورٹ کا دوسرا لیکچر "اسلام میں عورت کے حقوق" کے موضوع پر تھا۔ اس سلسلہ تقاریر کے پہلے لیکچر میں اسلام کا مجمل ڈھانچہ اور تعلیم پیش کی تھی اور دوسرے میں جیسا ذکر کر چکا ہوں "اسلام اور دیگر مذاہب" کا مقابلہ پیش کیا گیا۔ ان افتتاحی دو تقاریر کے بعد اب اسلام کی تفصیلی تعلیم بالخصوص ان امور کے متعلق پیش کرنا تجویز کیا تھا کہ جن پر عموماً اہل مغرب کو اعتراض ہوا کرتا ہے۔ یا الفاظ دیگر ان موضوعات کے متعلق اہل یورپ کو اس وقت تک صرف مخالفین اسلام کے ذریعہ غلط طریق پر معلومات پہنچائی گئی ہیں۔

اہل یورپ کو سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اسلام صنف نازک کو یعنی عورت کی کوئی روح تسلیم نہیں کرتا یعنی اسے بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم کرتا ہے۔ چنانچہ ان غلط اتہامات کی تردید میں قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ یہ پیش کیا کہ اسلام مرد و عورت کو کس قدر مساوی حقوق دیتا ہے اور اسلام نے آج نہیں بلکہ آج سے ۱۳۰۰ سو سال پہلے عورت کے جو حقوق تسلیم کئے ہیں یورپ نے آج تک بھی تو اپنی ترقی کے دعویٰ کے باوجود وہ حقوق عورت کو نہیں دیئے۔ حقوق وراثت۔ جائیداد۔ ملکیت۔ شادی۔ طلاق۔ علمی و روحانی ترقی مختلف پہلوؤں پر مبسوط بحث کی گئی۔ اور بتایا کہ کس طرح وہ صنف نازک کہ جس کی گردن پر ہر ظلم و استبداد روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کی گردن آج اپنے حقیقی محسن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس احسان کے سامنے کس شکر و امتنان کے ساتھ جھک جانی چاہئے اور چاہئے کہ تمام عالم نسوانی اپنے اس بے مثال محسن پر درود و سلام بھیجنے کے لئے ہمارے ساتھ شامل ہو۔ اس لئے نہیں کہ اس کا نام محمد (یعنی بہت قابل تعریف) ہے۔ بلکہ جس کا نام بھی محمدؐ ہے اور جس کی تعلیم بھی محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی تعلیم اس ضمن میں پیش کی اور بتایا کہ اسلام کے روشن چہرہ پر خاک ڈالنے کی جنہوں نے ناکام سعی کی ہے ان کے اپنے گھر کا کیا حال ہے۔ اس کے علاوہ یورپ نے جو آج عورت کو حقوق دیئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گو "احرار یورپ کا مزاج" اس سلسلہ میں گذشتہ پچاس سال سے اسلام کی طرف رجوع کر رہا ہے لیکن اسلام نے عورت کو حقوق کے جس معراج پر کھڑا کیا ہے یورپ ہنوز بہت سی منزلیں اس سے پیچھے ہے لیکن جلد ہی وہ دن آنے والا ہے جبکہ اسلام اپنی مکمل حقیقت کے ساتھ یورپ پر چھا جائے گا۔ اور عورت اپنا غصب شدہ حق صحیح طور پر حاصل کر لے گی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ لیکچر سابقہ دونوں لیکچروں کی نسبت حاضری و دلچسپی کے لحاظ سے زیادہ کامیاب رہا۔ تقریر کے بعد کثرت سے سوالات کئے گئے اور اجلاس کے برخاست ہونے پر چار سامعین نے اسلام اور احمدیت کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کی۔ چنانچہ ان کے ساتھ اوقات ملاقات مقرر کئے گئے۔

اشاعت کتب

لنڈن اور پیرس ایسے بڑے شہروں میں کتب کی اشاعت کا امکان بہت ہی کم ہے۔ بغیر مذہبی اور تبلیغی قسم کی کتب کے سوائے اس کے کہ ابتداء میں بہت سا سرمایہ لگایا جائے۔ لیکن اپنی طرف سے خرچ کرنے کے باوجود ابھی ایسے بڑے شہروں میں جنگ کے بعد کتب کی اشاعت انتہائی مشکل ہو چکی ہے۔ کچھ تو اس وجہ سے کہ جنگ کے زمانہ میں جو کام رکا ہوا ہے وہی ابھی تک ختم نہیں ہو رہا۔ اس کے علاوہ کاغذ کی شدید قلت ہے۔ لیکن پھر بھی جہاں تک کوشش کا تعلق ہے وہ بھی بہر حال ہونی چاہئے۔ ممکن ہے خدا تعالیٰ غیب سے غیر متوقع طور پر تائید فرمائے۔ چنانچہ اس ماہ کے دوران میں ایک فرانسیسی ناشر دوست کے ہمراہ ان کتب فروشوں سے ملا جو اسلامی و مشرقی علوم سے متعلق کتب شائع کرتے ہیں۔ ...

(بقیہ صک پر دیکھیں)

شانِ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (احزاب)

لیکچر مکرم مولٰنا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ لاہور دسمبر ۱۹۴۸ء

(۱) معزز حضرات! جو شخص اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا اور قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب یقین کرتا ہے۔ وہ اس بات پر بھی یقیناً ایمان لاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اپنی پاک اور بے مثل کتاب میں خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ اس لئے یہ تو سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی شخص مسلمان کہلا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین قرار نہ دیتا ہو۔ ہاں یہ سوال قابل حل رہ جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کن معنوں اور کس غرض کے اظہار کے لئے خاتم النبیین قرار دیا ہے۔

(۲) سو میرے ساتھ ہر مسلمان اس بات پر ضرور اتفاق کرے گا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی فضیلت اور آپ کی اعلیٰ شان بیان کرنے کے لئے خاتم النبیین بیان فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ عام قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب ہم کسی وجود کا کوئی نام رکھتے ہیں۔ تو اس سے ہماری غرض باقی چیزوں سے اسے تمیز کرنا ہوتی ہے۔ پھر اگر اس وجود کی برائی یا بڑائی بیان کرنا بھی مقصود ہو۔ تو پھر اس کے نام کے ساتھ اس کا عیب یا حسن بیان کرنے والی صفت کا اضافہ کر دیتے ہیں۔

(۳) ہر سچا مسلمان میرے ساتھ اس بات میں بھی یقیناً اتفاق کرے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آیت خاتم النبیین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم گرامی و نام نامی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ساتھ رسول اللہ اور خاتم النبیین کی دو صفات کا اضافہ محض آپ کی اعلیٰ شان اور بلند مقام کے اظہار کے لئے ہی فرمایا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بتا کر جہاں آپکو باقی تمام لوگوں سے ممتاز فرمایا۔ وہاں آپ کو رسول اللہ کہہ کر مختلف روحانی عہدہ والوں سے ممتاز فرما کر زمرۂ انبیاء میں شامل فرمایا۔ اور پھر آپ کو زمرۂ انبیاء میں شامل فرما چکنے کے بعد صفت خاتم النبیین سے متصف فرما کر یقیناً آپ کی کسی ایسی ہی شان کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو آپ کے سوا کسی اور نبی میں نہ پائی جاتی تھی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ساری خدائی میں بھی کوئی ہستی اس بے مثال صفت سے متصف کئے جانے کی مستحق نہ تھی۔ کیونکہ اور کسی ذات میں وہ خوبی نہ پائی جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے کوئی اور فرد اس اعلیٰ اور ارفع اور بلند شان رکھنے والی صفت سے متصف کیا جاتا۔

خاتم کے دو معنی

(۴) میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ سچی عقیدت رکھنے والا مسلمان میرے ساتھ ضرور اس بات میں بھی اتفاق کرے گا۔ کہ لفظ خاتم کے ایسے ہی معنے اور ایسا ہی مفہوم صحیح اور درست ہو سکتا ہے۔ جس کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی بے نظیر خوبی اور بے مثال شان کا اظہار ہوتا ہو۔ اب ہم غور کرتے ہیں۔ کہ خاتم النبیین کے وہ کونسے معنے ہیں۔ جن کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اعلیٰ اور ارفع شان کا اظہار ہوتا ہے۔ خاتم النبیین کے دو ہی معنے کئے جاتے ہیں۔

(ا) بعض لوگ خاتم النبیین کے معنے نبیوں کو ختم کرنے والا اور بند کرنے والا کے کرتے ہیں۔

(ب) اور بعض لوگ خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر کے کرتے ہیں۔ اب ہم غور کرتے ہیں۔ کہ ان دونوں معنوں میں سے کونسے معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس اعلیٰ اور ارفع شان کو بیان کرنے والے ثابت ہوتے ہیں۔ جس کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کہا ہے۔ سو جو لوگ خاتم النبیین کے معنے نبیوں کو بند کرنے والا کے کرتے ہیں۔ انہیں سوچنا اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ بند کرنے کا لفظ کیسی چیزوں کے لئے بھلا اور عمدہ ہوتا ہے اور کن چیزوں کے لئے برا۔ کیونکہ دنیا میں دو ہی قسم کی چیزیں ہیں۔ بعض کو مفید اور نفع مند کہا جاتا ہے۔ اور بعض کو موجب تکلیف اور باعث آزار۔ دنیا ہمیشہ ان چیزوں کے لئے تو بند کرنے کا لفظ پسند کرتی ہے۔ جو نقصان رساں اور دکھ دہ ہوں۔ مثلاً یہ تو پسند کیا جاوے گا کہ طاعون یا ہیضہ بند ہو جائے۔ شیطان کی شیطنت بند ہو جائے۔ یہ بھی کہ دنیا سے جہالت گمراہی۔ بے دینی۔ غربت وغیرہ بند ہو جائے۔ کیونکہ دنیا کی نظر میں یہ بری چیزیں ہیں۔ مگر کوئی عقلمند یہ پسند نہ کریگا۔ کہ اس کی صحت ختم کر دی جائے۔ اچھی عمر ختم ہو جائے۔ دولت۔ عقل اور فہم بند ہو جائے۔ سکولوں۔ کالجوں کا داخلہ بند ہو جائے۔ کنوؤں۔ تالابوں۔ دریاؤں۔ اور سمندر کا پانی ختم ہو جائے کیونکہ ان کے لئے یہ چیزیں بہت مفید اور بابرکت ہیں۔ پس جو لوگ خاتم النبیین کے معنے نبیوں کو بند کرنے والا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے نظیر خوبی اور آپ کا عجیب کارنامہ سمجھتے ہیں۔ انہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ نبوت (معاذ اللہ) طاعون یا ہیضہ یا کوئی اور مصیبت اور قہر الٰہی کا نمونہ تھا۔ جس کے جراثیم (معاذ اللہ) حضرت آدمؑ کے ذریعہ پیدا ہو گئے۔ جو بعد میں کبھی حضرت نوحؑ کی شکل میں یہ قہر الٰہی ہو کر ظاہر ہوا۔ اور کبھی یہ عذاب حضرت ابراہیمؑ کی شکل میں نمودار ہوا۔ اور کبھی حضرت اسحاقؑ۔ حضرت اسماعیلؑ۔ حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ۔ حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ کے رنگ میں یہ وبا (معاذ اللہ) پھوٹی۔ اور کوئی ایسا مبارک وجود پیدا نہ ہوا۔ جو معاذ اللہ اس لعنت اور قہر الٰہی کے پھندے کو دنیا کے گلے سے اتار پھینکتا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ جہاں کوئی نبی نبوت جیسی ضرر رساں اور خطرناک زحمت کو بند نہ کر سکا۔ اسی کو بالآخر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بند کیا۔ اور اب دنیا نبوت کے وجود سے چھٹکارا پا کر امن کا سانس لے گی۔ والعیاذاً باللہ۔

میرے نزدیک کوئی بھی ذی ہوش اور سچا مسلمان ایسا نہیں ہوگا۔ جو نبوت کو مضر اور غیر نافع چیز سمجھتا ہو۔ کیونکہ قرآن کریم سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبوت کو بدفال اور تباہی کا پیش خیمہ سمجھنے والے مخالفین انبیاء ہی تھے۔ جیسے فرمایا یطیروا بموسیٰ۔ کہ وہ لوگ حضرت موسیٰ کو بدشگون سمجھتے تھے۔ مگر ہر سچا اور پکا مسلمان اور قرآن کریم پر صحیح ایمان اور اعتقاد رکھنے والا مسلمان میرے ساتھ اتفاق کرے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کو اپنا احسان اور بہت بڑا انعام قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم (پ ۴ رکوع ۸) یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر یہ بہت ہی بڑا احسان کیا۔ جبکہ ان میں ایک رسول بھیج دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسحاقؑ۔ حضرت یعقوبؑ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت ہارونؑ۔ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ادریس علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر کے فرماتا ہے۔ اولٰئک الذین انعم اللہ علیھم من النبیین۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کو ہم نے انعام نبوت عطا فرمایا۔ (سورہ مریم رکوع ۴ پ ۱۶)

آپ حضرات غور فرماویں۔ کہ جبکہ قرآن کریم نے نبوت کو اپنا انعام۔ اپنی رحمت۔ اپنا فضل اور اپنا احسان قرار دیا ہے۔ تو کونسا سچا عاشق رسول مسلمان ایسا ہو سکتا ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معاذ اللہ خدا تعالیٰ کا یہ دائمی فضل اور انعام دائمی رحمت اور دائمی احسان بند کر دیا۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ بات صاف طور پر کھل جاتی ہے۔ کہ اگر خاتم النبیین کے معنے نبوت کو بند کرنے والا کے کریں۔ تو انہی سے یا تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ نبوت کوئی اچھی چیز نہیں۔ اور یا پھر یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک عظیم الشان انعام اور فضل الٰہی کو معاذ اللہ بند کر دیا۔ اور یہ دونوں صورتیں چونکہ ہر مسلمان کے نزدیک ناقابل قبول ہیں۔ اس لئے وہ معنے بھی درست نہیں ہو سکتے۔ جن کی رو سے یا تو نبوت کو غیر مفید چیز ماننا پڑتا ہے۔ اور یا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک مفید چیز کے بند کرنے والا قرار دینا پڑتا ہے۔

ایک سوال

اس جگہ یہ سوال نہیں ہو سکتا۔ کہ شریعت بھی ایک مفید چیز ہے۔ پھر اس کا آنا کیوں بند ہو گیا۔ کیونکہ شریعت ادنیٰ حالت سے ترقی کرتے کرتے ایک آخری اور انتہائی حد تک پہنچ کر اپنے کمال کو اس طرح پہنچ گئی۔ جس طرح چھوٹا بچہ بڑھتے بڑھتے ایک مقررہ حد تک پہنچ کر بڑھنے سے رک جاتا ہے۔ یا ایک درخت ادنیٰ حالت سے ترقی کرتا ہوا اپنی معینہ حد تک پہنچ کر آگے بڑھنے سے رک جاتا ہے۔ ہاں اس کے بعد وہ اپنے پھل پھول تو ہر سال دیتا رہیگا مگر اپنی رفعت اور بلندی کے دائرے سے آگے نہیں بڑھے گا۔ پس اسی طرح شریعت ادنیٰ حالت سے ترقی کرتے کرتے اپنے مقررہ اندازے تک پہنچ کر اعلان کر چکی۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ اب دین مکمل ہو گیا اب جب تک یہ شریعت دنیا میں قائم رہے گی۔ اپنے پھل پھول تو پیدا کرتی رہیگی۔ مگر اپنی مقررہ حد سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ ورنہ تکمیل کے معنے باطل ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس نبوت کسی ادنیٰ حالت سے ترقی کرتی کرتی کسی مقررہ حد تک پہنچنے والی نہ تھی۔ اس لئے اسکی ابتدا اور انتہاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سابقہ شریعتیں قرآن کریم کا جزو اور حصہ کہلاتی ہیں۔ جیسے فرمایا فیھا کتب قیمۃ کہ اس میں پہلی کتب شامل ہیں۔ پھر فرمایا۔ ان ھٰذا لفی الصحف الاولیٰ یہ باتیں صحف اولیٰ میں بھی تھیں۔ اور پھر فرمایا۔ الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب کہ پہلے لوگوں کو ایک کامل کتاب کا جزو اور حصہ دیا جاتا رہا تھا۔ مگر کوئی سابقہ نبوت کسی نبوت کا جزو نہیں کہلا سکتی۔ یہ کوئی نہیں تسلیم کرتا۔ شریعت کی طرح نبوت پہلے چھوٹی سی تھی۔ اور بڑھتے بڑھتے بڑی ہو گئی۔ ملکہ لا نفرق بین احد من رسلہ۔ ورنہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ سے بعد آنیوالے نبیوں مثلاً حضرت یوسف یا حضرت یحییٰ زکریا یا حضرت عیسیٰ کی نبوت زیادہ بڑی ہو گئی تھی۔ ہاں صالحیت۔ شہادت اور صدیقیت نبوت کا ادنیٰ جزو کہلا سکتی ہیں۔ اور ان اجزاء کی تکمیل کا نام نبوت ہے۔ (بقیہ صفحہ ۶ پر)

مشرقی پاکستان اور اس کی بعض خصوصیتیں

برصغیر پاکستان و ہندوستان کے جدید نقشے کے شمال مشرقی حصہ پر نظر ڈالئے۔ تو ایک موٹی دم کی بلی بیٹھی نظر آئے گی۔ جس کے سامنے ایک سونہہ بند تھیلی رکھی ہے اور سر پر چھتری لگی ہے یہ بلی ہمارا مشرقی پاکستان ہے جو دنیا کے بہت سے مشہور ملکوں مثلاً بلجیم، ہالینڈ، ڈنمارک چیکوسلاویکیہ، پرتگال، سوئیٹزرلینڈ، یونان بلغاریہ، ہنگری سے رقبہ کے لحاظ سے بڑا ہے

اس کا رقبہ ۵۴۰۰۰ مربع میل ہے اور یہ علاقہ آبادی کے لحاظ سے براعظم آسٹریلیا سے چھ گنا، نیوزی لینڈ سے چالیس گنا، کناڈا سے چوگنا اور ایران سے تین گنا بڑا ہے۔ کیونکہ اس کی آبادی چار کروڑ چالیس لاکھ ہے۔

عام جغرافیائی حالات

جغرافیائی اعتبار سے مشرقی پاکستان کا نوے فی صدی حصہ ایک مسطح میدان ہے۔ جسے بے شمار دریاؤں نے کروڑہا من مٹی لا کر بنایا ہے ہوائی جہاز سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشرقی بنگال میں پانی زیادہ ہے اور خشکی کم۔ جنگلات بہت کم ہیں جو صرف چٹاگانگ کے پہاڑی علاقے اور جنوب میں سندربن میں پائے جاتے ہیں اس طرح یہاں پہاڑی علاقہ بھی کم ہے۔ کچھ گارو کی نیچی پہاڑیاں میمن سنگھ کے ضلع میں ملتی ہیں۔ مگر زیادہ پہاڑی علاقہ ضلع چٹاگانگ کے مشرق میں ہے بے شمار ندیوں اور دریاؤں کی وجہ سے آمد و رفت زیادہ تر کشتیوں اور اسٹیمروں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ یہاں سینکڑوں چھوٹے چھوٹے دریاؤں کے علاوہ چار بڑے دریا ہیں یعنی پدما جسے گنگا سمجھئے۔ برہما پتر، میگھنا اور تسٹا۔ ان میں سے تین دریا اتنے بڑے ہیں اور اتنا زیادہ پانی لاتے ہیں کہ برصغیر پاکستان و ہندوستان میں کوئی دریا بھی ان کے مقابلہ کا نہیں ہے۔

زرعی پیداواریں

دریاؤں کی لائی ہوئی زرخیز مٹی اور پانی کی افراط نے مشرقی پاکستان کو زرعی دولت سے مالا مال کر دیا ہے۔ چاول، گنا، تلہن۔ کیلا ناریل پٹ سن اور تمباکو یہاں کی خاص فصلیں ہیں چاول اور مچھلی یہاں کے باشندوں کا من بھاتا کھاجا ہے۔ یہ سب چیزیں افراط سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود یہاں خوردنی اجناس کی کمی رہتی ہے۔ اگرچہ مشرقی پاکستان دنیا کے چاول پیدا کرنے والے بڑے خطوں میں شمار ہوتا ہے۔ اور یہاں چاول کی سالانہ پیداوار ۷۰ لاکھ ۷۰ ہزار ٹن ہے مگر ضرورت کے لحاظ سے ایک لاکھ ٹن کی کمی رہ جاتی ہے۔ گذشتہ سال یہ کمی مغربی پاکستان اور برما سے چاول منگا کر پوری کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ مغربی پاکستان اور روس سے گیہوں لایا گیا تھا۔ اس کی کئی وجہیں ہیں پہلی وجہ تو یہ ہے کہ آبادی کے لحاظ سے یہ صوبہ دنیا کے آباد ترین حصوں میں سے ہے بعض علاقوں ڈھاکہ اور میمن سنگھ کے چند اضلاع کے حصے میں ۲ ۱/۲ ہزار فی مربع میل کی آبادی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں کے زرخیز علاقوں میں چاول کی بہ نسبت پٹ سن کی زیادہ کاشت ہوتی ہے کیونکہ کاشتکار کو اس کے دام زیادہ ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ زمین کی تقسیم ناقص ہے۔ چنانچہ حکومت زمین کی تقسیم کی اصلاح کی طرف توجہ کر رہی ہے۔ ماہی پروری کی صنعت پر بھی توجہ کی جا رہی ہے۔

پٹ سن کی ایک مرکزی کمیٹی قائم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے جو کھیت سے کارخانہ تک پٹ سن کی پیداوار کے تمام مدارج کی نگرانی کرے گی۔ پٹ سن مشرقی بنگال کی اہم ترین زرعی پیداوار ہے اور دنیا کے تمام بڑے بڑے ملک پٹ سن خریدتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء میں صرف امریکہ نے ۱۴ کروڑ روپیہ کا پٹ سن خریدا تھا۔

گذشتہ زمانہ میں پٹ سن کا زیادہ حصہ کلکتہ سے برآمد ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ اول تو چٹاگانگ کے بندرگاہ میں جہازی آسانیاں کم ہیں دوسرے پٹ سن کے پریس اور فیکٹریاں کلکتہ کے گرد و نواح میں زیادہ ہیں۔ ان خامیوں کو دور کرنے کی کوششیں نہایت سرگرمی سے ہو رہی ہیں۔ چنانچہ بندرگاہ چٹاگانگ میں تو جدید گودیاں تعمیر کی جائینگی اور موجودہ چار گودیوں کی پھر سے تعمیر ہوگی۔ اس کے علاوہ بندرگاہ کی سہولتوں کو عمومی طور سے جدید طرز پر لایا جائے گا۔ اس توسیع و ترمیم کے بعد پٹ سن کے علاوہ چمڑے کی تمام برآمد بھی یہیں سے ہونے لگی ہے۔ چمڑا بھی مشرقی پاکستان کا زبردست برآمدی مال ہے۔ مشرقی پاکستان سے چھوٹے بڑے سب ملا کر ۳ کروڑ سے زیادہ ٹکڑے ہر سال برآمد ہوتے ہیں۔

تقسیم سے قبل بنگال کی تمام دولت کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کو فروغ دینے میں صرف کی جاتی تھی اور مشرقی بنگال کو کچا مال برآمد کرنے والا علاقہ بنا دیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں آبادی بڑھتی گئی۔ دولت گھٹتی گئی اور رفتہ رفتہ یہ عظیم الشان علاقہ اپنی زبردست زرعی دولت کے باوجود مفلس و نادار اور پس ماندہ ہو گیا۔ پاکستان بننے کے بعد سے اس کی صنعتی ترقی پر بہت توجہ کی جا رہی ہے۔ کارخانے قائم کرنے اور چلانے کے لئے یہاں کوئلہ نہیں ہے۔ اس کمی کو برقابی اسکیموں پر عمل کر کے دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں کرنافلی کی برقابی اسکیم خاص طور سے قابل ذکر ہے اس پراجکٹ کی تکمیل کے بعد تقریباً ۰۰۰، ۴ کلو واٹ برقی قوت حاصل ہو سکے گی۔

(نا ذاق)

برصغیر ہند و پاکستان کی ایک معیاری تاریخ کی تدوین

پاکستانی تاریخی بورڈ کے فرائض

کراچی ۵ رمئی:- وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے جو پاکستانی تاریخی بورڈ قائم کیا ہے۔ اس کے فرائض اور اس کے عملہ کا اعلان گزٹ آف پاکستان مورخہ ۲۹ راپریل ۱۹۴۹ء میں کیا گیا ہے۔

بورڈ تاریخ کے موجودہ نصابوں کی جانچ پڑتال کرے گا۔ اور انہیں از سر نو ترتیب دے گا۔ تاریخ کی مناسب اور مفید کتب نصاب تیار کرنے کے لئے ضروری انتظامات کرنا بھی بورڈ کا فرض ہے۔

بورڈ ہند و پاکستان کے برصغیر کی تاریخ پر ایک معیاری کتاب کی تدوین کے لئے ضروری انتظامات بھی کرے گا۔ اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے تاریخی مضامین لکھنے والوں کا انتخاب کریگا بورڈ کو ان امور کے متعلق قطعی اختیارات حاصل ہوں گے۔

مختلف لکھنے والے جو مضامین وغیرہ پیش کریں۔ ان کو بجنسہ قبول کرنا۔ ان میں ترمیم کرنا یا انہیں واپس بھیجنا، یا بالکل مسترد کرنا، اور مضامین وغیرہ لکھنے والوں کے لئے شرح معاوضہ مقرر کرنا۔ اور انہیں دوسری ضروری امداد دینا، بورڈ دیگر شرائط بھی طے کرے گا۔ بشرطیکہ ان کتابوں کا حق تصنیف پاکستان کی مرکزی حکومت کو تفویض کر دیا جائے۔

بورڈ کو سفر خرچ اور دوسرے الاؤنسوں کی شرح مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔ جو بورڈ کے کام کے سلسلہ میں دیئے جائیں گے۔ اور وہ وقتاً فوقتاً حکومت سے ضروری مالی امداد طلب کرے گا۔

بورڈ کا عملہ

بورڈ حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگا:-

صدر:- ڈاکٹر محمود حسین، پی، ایچ، ڈی، (ہیڈل برگ) نائب وزیر وزارت دفاع

سیکرٹری:- مسٹر ایم، بی احمد۔ ایم اے (علیگ) ایم۔ لٹ (کینٹ) ایف، آر، ایچ ایس، (لنڈن) پی۔ اے۔ ایس، سیکرٹری دستور ساز اسمبلی، پاکستان

ارکان:- ڈاکٹر آئی۔ ایچ قریشی۔ ایم اے، پی، ایچ، ڈی (کینٹ) نائب وزیر وزارت امور داخلہ، مہاجرین و بحالی (جنہیں پنجاب یونیورسٹی نے نامزد کیا ہے)۔

پروفیسر اے، بی۔ اے۔ حلیم۔ بی اے، آنرز (آکسن) بار ایٹ لاء (جو سندھ یونیورسٹی کی طرف سے نامزد کئے گئے ہیں)۔

ڈاکٹر ایس، اے، حلیم۔ ایم اے، پی، ایچ ڈی (ڈھاکہ) (جنہیں ڈھاکہ کی یونیورسٹی نے نامزد کیا ہے)

بورڈ کا اجلاس کم از کم سال میں دو مرتبہ منعقد ہوا کرے گا۔ جب کبھی صدر ضروری سمجھے تو وہ خصوصی اجلاس طلب کر سکتا ہے۔

ان خصوصی اجلاس کے سوا جو صدر نے طلب کئے ہوں سیکرٹری دوسرے تمام جلسوں میں کام کی رفتار ترقی کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔

ف/ا-س/

بقیہ صفحہ ۳ سے آگے

پھر شریعت کی وجودی حفاظت کا وعدہ تو خدا تعالےٰ نے کرتے ہوئے فرمایا۔ ان نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کہ ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ سو یہ وعدہ قرآن کی ظاہری حفاظت کا چلا آ رہا ہے۔ مگر قرآن کریم میں کسی نبیؐ کے ظاہری وجود کی دائمی حفاظت کا کبھی وعدہ نہیں کیا۔ اسلئے نبوت کا حامل عند الضرورت بھیجا جانا ضروری ہے۔ (باقی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں نہ کہ ایڈیٹر سے۔

بقیہ صفحہ ۲

بعض کے ساتھ دوبارہ ملنے کے اوقات مقرر کئے۔ بظاہر گو امکان تو نہیں۔ میں پھر بھی احباب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض ہے۔ اللہ تعالےٰ خود تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔ تبلیغ کے لئے بالخصوص ان ممالک میں کتب کی شکل میں لٹریچر کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ گذشتہ ماہ سے ایک کتاب کی تالیف کا کام بھی ساتھ ساتھ شروع رہا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۱۰ لکھے جا چکے ہیں۔

متفرقات

۲ سن ماہ کے دونوں اجلاس کا اعلان حسب معمول پیرس ریڈیو پر کرایا گیا اور اس طرح بھی لامذہبیت کی فضاؤں میں اسلام کا نام نشر ہوتا رہا۔ فالحمدللہ علی ذالک

پیرس کی ۲۷ مشنری سوسائٹیوں کو ان اجلاسوں میں شمولیت کے لئے دعوت نامے بھجوائے۔

پانچ دعوتوں میں بعض احباب کے ہاں مدعو ہوئے بعض زیر تبلیغ احباب، گھر پر بھی ملنے آتے رہے اور اس طرح انفرادی تبلیغ کے مواقع بھی ملتے رہے پیرس کی ایک ادبی سوسائٹی کی طرف سے تقریر کی دعوت موصول ہوئی۔

سٹراسبرگ پیرس کے بعد دوسرا بڑا شہر ہے وہاں بعض دوست زیر تبلیغ ہیں ان کے ذریعہ بعض سوسائٹیوں میں اسلام پر لیکچرز کے لئے کوشش کی گئی۔

یونان کے لئے تار کی عام سروس

اب یونان کو تار بھیجنے میں اتنا ہی وقت صرف ہونے لگا ہے۔ جتنا کہ عام حالات میں صرف ہونا چاہیئے۔ یاد رہے کہ یونان سے ڈاک اور تار کے ایڈمنسٹریشن نے چند ہفتے سے اعلان کیا تھا کہ تاروں کی آمد و رفت میں غیر معین تاخیر ہو رہی ہے

بازیافتہ بچے اور عورتیں

۸۱۵

مندرجہ ذیل چھنی ہوئی عورتیں اور بچے ۲۶ راپریل ۱۹۴۹ء کو ختم ہونے والے ہفتہ سے دارالخواتین میں موجود ہیں جہاں ان کے ورثاء کا انتظار کیا جا رہا ہے لہذا ان کے رشتہ داروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان کو زنانہ جیل۔ جیل روڈ لاہور سے آکر لے جائیں۔

نام	عمر	ولدیت	زوجیت	قومیت	سکونت	ضلع
سرداراں	۱۹ سال	مستری خضر محمد	×	کشمیری	تلوہ پور	کانگرہ
رحمتے	۲۰ "	گہنا	نواب	ماچھی	سودھیا نوالہ	امرتسر
دولتے	۲۲ "	ڈنگو	رحیم بخش	میراثی	جوگا سنگھ والا	"
سکینہ	۲۰ "	مہر دین	محمد حسین	موچی	سلطانو ونڈ	"
رشیدہ	۱۵ "	ہیرو	×	تیلی	جنڈی	"
شریفاں	۱۹ "	امام دین	×	موچی	پنج ووڈھوال	"
فجی	۲۰ "	شہاب الدین	کرم الدین	"	گھٹ پور	"
حمیداں	۲۰ "	شیر محمد	تاج الدین	جلاہا	ہنڈوری	"
سبحان سلیم اختر	۱۲ "	نظام دین	×	آرائیں	امرتسر ماڈ ڈویژن	"
نسیم	۱۴ "	فجا	×	جٹ	دیروالی	"
غلام رسول	۶ "	پھیلا	×	"	"	"
دلشیے	۲۵ "	بالو	احمد علی	جٹ زمیندار	ناتھو	"
بشیر	۳½ "	احمد علی	×	"	"	"
کرم بی بی	۳۰ "	پیر اندتہ	فضل دین	کمہار	کھبلی نوگدی	"
غنی	۱۰ "	فضلدین	×	"	"	"
گاماں	۱۳ "	"	×	"	"	"
اکو۔ نیم پاگل	۱۰ "	چاچا	×	×	"	×
عزیزاں بی بی	۲۰ "	رحمت علی	امام الدین	ترکھان	کوٹ محمد خاں	امرتسر
نذیر احمد	۶ ماہ	امام الدین	×	"	"	"
مہاجی	۱۵ سال	سبیرو	×	جلاہا	جتا ننگل	"
شیر خوار بچی	۸ ماہ	×	×	"	"	"

براہ راست پاکستانی امریکی ریڈیو ٹیلی گراف سروس

پاکستان اور امریکہ کے درمیان براہ راست ٹیلی گراف سروس کھل گئی ہے۔ ان دونوں ممالک کے درمیان ٹیلی گراف کی وہ تمام ٹریفک جو اب تک براستہ لندن تھی اب اس سرکٹ پر ہوا کرے گی۔

برطانیہ ملایا میں اپنی ذمہ داریوں سے دستکش نہیں ہوگا

لندن (ریڈیو) ملایا کے بارے میں حکومت برطانیہ کی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے مسٹر ایٹلی نے دارالعوام میں کہا۔ برطانیہ پکا ارادہ کر چکا ہے کہ جب تک اس کا کام مکمل نہ ہوگا وہ ملایا میں اپنی ذمہ داریوں کو نہیں چھوڑے گا۔ مسٹر ایٹلی نے کہا ہماری پالیسی کا مقصد سادہ ہے ہم ملایا اور سنگھاپور کی فیڈریشن کے شہریوں سے اس کام میں تعاون کر رہے ہیں کہ وہ کامن ویلتھ کے اندر ایک ذمہ دار خود مختار حکومت بنا لیں۔ جن لوگوں کے لئے برطانیہ نے ذمہ داری اپنے سر لی ہے۔ ان کی سلامتی۔ بہبودی اور آزادی کو برباد کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ ہم وقت سے پہلے ملایا سے نہیں نکلیں گے۔

دارالامراء میں بھی ملایا پر ایک بیان دیا گیا۔ وزیر نو آبادیات لارڈ لسٹوویل نے بتایا۔ حالات رفتہ رفتہ لیکن ایک مستقل انداز میں بہتر صورت اختیار کر رہے ہیں۔ مارچ کے آخری ہفتہ میں صرف سولہ حملے ہوئے اس صورت حالات کو سختی سے دبانے کے پکے ارادے نے آبادی کے تمام طبقات کے حوصلے کو بلند کر دیا ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ انقلاب پسندوں کی سرگرمیوں کے بارے میں اب پہلے سے کہیں زیادہ لوگ اطلاعات بہم پہنچا رہے ہیں۔

اس سے پہلے دارالامراء میں وو ق کرنٹ ڈسون نے سمندر پار علاقوں میں مجموعی پالیسی کے مسئلے پر اظہار خیال کیا۔ آپ نے کہا ہماری پالیسی کے بنیادی نکات یہ ہونے چاہئیں۔ ہم کسی ایک فرقے یا اقلیت کے نہیں۔ بلکہ سب کے محافظ ہیں۔ اور ہمیں سب کا بھلا کرنا چاہیے۔

آئرلینڈ برطانوی مستعمرات میں شامل نہیں رہا

مسودہ قانون دارالعوام میں پیش کردیا گیا

لنڈن ۵ مئی۔ آئرلینڈ بل میں جسے ۳ مئی کو دارالعوام لندن میں پیش کردیا گیا۔ یہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ وہ ۱۸ اپریل ۱۹۴۹ء سے ملک معظم کے مستعمرات میں شامل نہیں رہا۔ اس میں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی آئرلینڈ ملک معظم کے مستعمرات اور دولت متحدہ یونائیٹڈ کنگڈم میں بدستور شامل ہے۔ اور وہ شمالی آئرلینڈ کی پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر اس سے باہر نہیں جائے گا۔ بل میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ آئر کو آئندہ "ری پبلک آف آئرلینڈ" (جمہوریہ آئرستان) کہا جائے گا۔

اس میں یہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ کہ جمہوریہ آئرستان اگرچہ ملک معظم کے مستعمرات میں شامل نہیں۔ تاہم اسے غیر ملک نہیں سمجھا جائیگا۔ اور دولت متحدہ یا اسکی نوآبادیوں کے کسی قانون کے تحت اس کے شہریوں کو غیر ملکی قرار نہیں دیا جائیگا۔ ضمنی طور پر اس میں یہ بندوبست بھی کیا گیا ہے۔ کہ جمہوریہ آئرستان کے نمائندہ اعلیٰ کو جسے خواہ کوئی بھی نام دیا جائے۔ وہی حقوق اور رعائتیں حاصل ہونگی۔ جو ہائی کمشنروں کو حاصل ہیں۔

بل میں برطانوی شہریت کے قانون مجریہ ۱۹۴۸ء (بالخصوص دفعات ۲، ۳، ۶) کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اور دفعہ ۳ (۲) کے دائرہ کو وسیع کردیا گیا ہے۔ تاکہ ۱۹۴۹ء کے آخر تک منظور ہونے والے قوانین بھی اسکی ذیل میں آجائیں۔

دولت متحدہ اور آئر کے درمیان سابقہ معاہدات کی توثیق کی غرض سے اس بل میں متعلقہ قوانین کو بحال رکھا گیا ہے۔ اس میں یہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۴۹ء کے آخر تک منظور ہونے والے قوانین میں جہاں ملک معظم کے مستعمرات کا ذکر آئے۔ اس سے یہ مراد ہوگی۔ کہ جمہوریہ آئرستان ان میں شامل ہے۔ اور اسی طرح "برطانوی بحری جہازوں" یا "برطانوی ہوائی جہازوں" سے یہ مراد ہوگی۔ کہ آئر کے بحری یا ہوائی جہاز بھی ان میں شامل ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ جمہوریہ ملک معظم کے مستعمرات میں شامل نہیں رہی۔ بل کی ایک دفعہ کا تعلق شمالی آئرلینڈ کے حلقہ ہائے انتخاب کے ووٹروں کے حقوق اور مصارف سے ہے۔

بجلی کے کھمبوں پر اشتہار لگانا جرم ہے

لاہور ۵ مئی۔ حکومت مغربی پنجاب کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے۔ کہ بعض لوگ بالخصوص سینما والے فلم ڈسٹری بیوٹر اور دوسرے کاروباری ادارے بجلی کے کھمبوں پر اپنے اشتہار چسپاں کرکے ان کا ناجائز استعمال کررہے ہیں۔ یہ طریقہ قواعد بجلی کے مطابق جرم ہونے کے علاوہ ان اشخاص کے لئے بھی خطرناک ہے۔ جو اتفاقاً کھمبوں سے جن میں برقی رو ہوتی ہے۔ الجھ جاتے ہیں۔ اس لئے عوام کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے جرم کے مرتکب شخص کے خلاف قانونی چارہ جوئی کیجائیگی۔

"آئرش بل درحقیقت آئرش ہے" ۔ لیورپول پوسٹ

لنڈن ۵ مئی۔ آئرش بل پر آج اخبارات نے تبصرے کئے ہیں۔ "لیورپول پوسٹ" کے سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے۔ "آئرش بل واقعی آئرش ہے۔" مانچسٹر گارڈین نے اس کو خوبصورتی کے ساتھ غیر منطقی لیکن بہت ہوشمند بتایا ہے۔ "ٹائمز" لکھتا ہے۔ کہ اس کا اطلاق دوسرے ممالک کے رویہ اور فیصلے پر منحصر ہے۔

"لیورپوسٹ" نے اپنے اداریہ میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس بل کی سب سے غیر مبہم دفعہ شمالی آئرلینڈ کے مستعمرہ ہونے کی دوبارہ تصدیق ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ "لیکن تین ماہ کا عرصہ جس میں اس ملک کو جانے والے ووٹ نہ دے سکیں۔ بہت کم ہے۔ تقسیم کے مخالفین کے خلاف صحیح تحفظ کے لئے ایک سال کا عرصہ کم از کم ہونا چاہیئے تھا۔ توقع ہے کہ شمالی آئرلینڈ کے علاقائی وقار کی توثیق برطانیہ اور جمہوریت کے درمیان ایک نئے قضیہ کا باعث ہوگی۔ (اسٹار)

اٹلی کی نوآبادیات کے متعلق نئی تجاویز۔ عربوں کے نظریہ میں تبدیلی کا امکان ہے

لنڈن ۵ مئی۔ آج یہاں اس امر کی بہت کم توقع ہے۔ کہ برطانیہ کی طرف سے پیش کردہ اٹلی کی نوآبادیات کی نئی تجاویز کو منظور کرلیا جائے گا۔

اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ کے وفد کو اس سلسلہ میں خود ہی ابتدا کرنی پڑی۔ کیونکہ کوئی دوسرا تیار نہ تھا۔ اس کی تصدیق لندن کے ذمہ دار حلقوں میں کی گئی۔ کہ برطانیہ نے کسی ایسی طاقت پر خود کو ترجیح دی کہ جو اس علاقہ میں زیادہ ماخوذ نہ ہو۔ لیکن تجاویز کی زبردست مخالفت یقینی ہے۔ یہ امر صاف طور پر ظاہر ہے۔ کہ روسی زیراثر بلاک جو ایسی اسکیم کی مخالفت کرے گا۔ جس سے روس کو شمالی امریکہ میں قدم جمانے کا موقع نہ ملے۔ عربوں کو جو شبہات ہیں۔ ان کو پوری طرح ذہن میں رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ کافی غور و فکر کے بعد ان تجاویز پر عربوں کا نظریہ بدل جائے۔ (اسٹار)

شنگھائی کے ہوٹل قلعے بن گئے

شنگھائی ۵ مئی۔ شنگھائی میں بنی کو اسکی قلعہ بند فوج کے کمانڈر نے "چین کے اسٹالن گراڈ" کا نام دیا ہے۔ پچاس ہوٹل بندوقوں اور توپوں سے بھرے جارہے ہیں۔ ان پر فوجوں نے قبضہ کرلیا ہے۔ کہ یہ ایسی محفوظ چوکیاں ہیں۔ جہاں سے شہر کی آخری دم تک حفاظت کی جائے گی۔

ساحل کی طرف رخ والے کمروں میں مشین گنیں لگادی گئی ہیں۔ ہوٹل ایک قلعہ میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ نیجر نے مسلح فوجیوں کے "حملے" کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ جو کھانا تیار کرنے کا اپنا سامان لیکر آئے ہیں۔ ہوٹل کے ملازمین نے قیمتی فرنیچر۔ آرائشی اشیاء اور شراب فوراً ہٹادی۔

گو روپیہ کی قیمت تیزی سے گر رہی ہے۔ رات کے مرکزوں میں وہی چہل پہل ہے۔ کیونکہ وہاں کے رہنے والے آخری مسرت کا حظ اٹھارہے ہیں۔ (اسٹار)

درخواست دعا

میرا لڑکا لطیف احمد عرصہ چھ یوم سے بخار اور صرد کھانسی کی تکلیف میں ہے۔ مخلصین سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (خیر احمد دفتر الفضل)

کینیڈا نے میثاق اوقیانوس کی توثیق کردی

اوٹاوا ۵ مئی۔ کینیڈا پہلا ملک ہوگا۔ جو واشنگٹن میں دفتر خارجہ میں میثاق اوقیانوس کا پروانہ توثیق بھیجے گا۔ کینیڈا کے دونوں ایوانوں نے اس ہفتہ کے اختتام سے پہلے اس میثاق کی توثیق کردی۔ ۲۷ جون کو عام انتخاب ہوگا۔ (اسٹار)

سر ظفر اللہ خاں ایک منجھے ہوئے وکیل ہیں

امریکہ کے ایک مشہور صحافی کا خراج

کراچی ۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برنارڈ نے "نیویارک ٹائمز" کے سنڈے میگزین سیکشن میں "یو۔ این۔ او لیگ" کے زیر عنوان لکھا ہے۔ "مسلمانوں کے پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں ایک منجھے ہوئے چٹانی ارادے والے وکیل ہیں۔ بڑے ٹھنڈے دماغ کے آدمی ہیں۔ وہ ہر چال کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ نہایت مستعد اور ہوشیار ہیں۔

عرب لیگ کا ایک رکن شمالی افریقہ کا دورہ کرے گا

لنڈن ۵ مئی۔ لنڈن کے عرب دفتر کے ایک ممبر ڈاکٹر طاہر خمیری شمالی افریقہ کا دورہ کرنے کی تجویز کررہے ہیں۔ اس کے بعد وہ قاہرہ جائیں گے۔ تاکہ شمالی افریقہ کی آزادی کی کمیٹی کے ممبروں اور بالخصوص اس کے صدر امیر عبدالکریم سے ملاقات کی جاسکے۔

ڈاکٹر خمیری سیاسی۔ اقتصادی اور ثقافتی صورت حال کا اچھی طرح سے مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ساحل مراکش سے لے کر مصری سرحد تک کی حالت کا بھی جائزہ لیں گے۔ اس میں الجیریا۔ طونس اور اگر ممکن ہوا تو ٹریپولی بھی شامل ہوں گے۔ اور مغرب اقصیٰ کے ہر حصہ میں زیادہ سے زیادہ انجمنوں سے ملاقات کریں گے۔

انہوں نے اپنا جو پروگرام تیار کیا ہے۔ اسکی رو سے وہ رلیف کے بعض کم مشہور علاقوں اور کوہ اٹلس کا بھی دورہ کریں گے۔ انہیں امید ہے۔ کہ طنجہ میں اپنے قیام کے دوران میں وہ ہسپانوی علاقہ کے عربوں سے بھی رابطہ قائم کریں گے۔

ڈاکٹر خمیری نے اسٹار کو بتایا۔ کہ "میرے دورہ سے مجھے یہ معلوم ہوجائے گا۔ کہ ہر شمالی افریقی باشندہ کیا سوچ رہا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ میں کثیر مقدار میں ایسے اعداد و شمار جمع کرلوں گا۔ جو شمالی افریقہ کے باشندوں کی حمایت میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اور یہ پروپیگنڈا میں برطانیہ اور دوسرے مقامات پر جاری رکھوں گا۔ (اسٹار)

یہودی شرعی عدالت کے کاغذات واپس کردینگے

عمان ۵ مئی۔ یہودی اس بات پر رضامند ہوگئے ہیں۔ کہ انہوں نے جن شہروں پر قبضہ کیا۔ ان کی شرعی عدالتوں کے کاغذات فلسطین کے عرب علاقہ کو واپس کردیئے جائیں۔ لیکن اس ریکارڈ کی ایک نقل رکھ لی جائے گی۔ (اسٹار)

حکومت ہند کے پاور پلانٹ کیلئے ٹنڈر

نئی دہلی ۵ مئی۔ حکومت ہند کی تجویز ہے۔ کہ بین الاقوامی بنیاد پر آسام میں ہیراکنڈ بند میں استعمال کرنے کے لئے ۳½ کروڑ روپیہ قیمت کے پاور پلانٹ کی مشینوں کے لئے ٹنڈر طلب کئے جائیں۔ توقع ہے۔ کہ ٹنڈر یکم اگست کو جاری کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

شام کے لئے لیمپ

دمشق ۵ مئی۔ اسکاٹ لینڈ کی ایک کمپنی نے حکومت شام کو دو ہزار نو سو پونڈ فی کس کی مالیت کی سالم لیمپ دینے کی پیشکش کی ہے۔ کمپنی چھبیس گاڑیاں فوراً دینے کے لئے تیار ہے۔

مسٹر محمود جماعت اسلامی کے اجلاس میں شریک ہوں گے

کراچی ۵ مئی۔ کل پاکستان ریاستی مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری مسٹر محمد محمود نے جماعت اسلامی کی دعوت قبول کرلی ہے۔ کہ وہ اس کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور میں شرکت کریں۔ وہ جمعہ کے روز لاہور روانہ ہوجائیں گے (اسٹار)